پارہ 5 والمحصنٰت کے نمایاں مباحث

- گناہوں کی معافی کیلئے ایک عظیم الشان ضابطہ اور اصول : اگر تم کبیرہ گناہوں سے بچتے رہو گے تو اللہ تعالیٰ صغیرہ گناہ معاف فرمادے گا
- انسانی معاشرے میں لوگوں کی ایک دوسرے کی مراتب پر فضیلت، اللہ کے پلان کا حصہ ہے، اس پر رشک نہیں اللہ کا فضل مانگا جائے
- مردوں کو عورتوں پر جو درجہ حاصل ہے (قوامیت کا) وہ اس بنا پر ہے کہ مردوں پر معاشی ذمہ داری ڈالی گئی ہے اور عورتوں پر یہ ذمہ داری نہیں ہے (اس سے مرد اور عورت کی مساوات اور ان کے حقوق کی بحث کشید کرنا درست نہی ہے)
- وراثت کے قوانین (Law of Inheritance) ۔ غیر معمولی تفصیل، اخلاقی تعلیم بھی اور قانونی ضابطے بھی)۔اسلام نے دنیا کو ایک نئے قانون وراثت سے متعارف کروایا، اسلامی معاشرے کی تشکیل کے لیے جو قوانین دیئے جارہے ہیں ان میں ایک منفرد اور ممتاز قانون۔ اسلام کا قانونِ وراثت ہے
- اسلام کے اس قانونِ وراثت میں اسلام نے تمدنی استحکام، عائلی اور خاندانی نظام کی نشو ونما کے لیے ایسے ابدی اور فطری احکام میراث پیش کیے ہیں جن میں ان تمام ناانصافیوں کا ازالہ کردیا گیا ہے جو اس سے قبل انسانی معاشرے میں پائے جاتے تھے اور صدیوں پرانے اس ظلم کو ختم کیا جس کے تحت معاشرے کے کمزور طبقوں کا استحصال ہو رہا تھا اور ان کے حقوق کا کوئی پرسان حال نہ تھا
  وراثت کے ضمن میں اسلام نے محروم اورکمزور طبقوں کو قانونی حقوق عطا کر کے جن مظالم کی جڑ کاٹ دی تھی ہم مسلمانوں نے اس جاہلیتِ قدیمہ کو پھر زندہ کردیا ہے۔اللہ تعالیٰ نے عورت کو بطور بہن ، بیٹی، ماں سب حیثیتوں میں وراثت کا حقدار قرار دیا، ہم نے محروم کر دیا
- ان مفاسد کو روکنے کے احکام جو صنفی انتشار اور جنسی بے راہ روی سے پیدا ہوتے ہیں، بدکاری اور فحاشی پر سزائیں۔(جنسی بے راہ روی، صنفی جذبات کی بے قیدی، اور شرم وحیاکے بندھن ڈھیلے پڑ جانے کے باعث پیدا شدہ انتشار اور انار کی انسانی معاشرہ کے لیے تباہ کن ہیں)
- حرمات شرعیہ کی تفصیل۔ محرمات نسب: وہ عورتیں جو رحمی رشتے کی قربت کے باعث حرام ہوئی ہیں۔ یہ ہمیشہ کے لیے حرام ہیں یہ ۷ محرمات ہیں: ماں (حقیقی ماں یا سوتیلی ماں، اسی طرح دادی یا نانی)، بیٹی (اسی طرح پوتی یا نواسی)، بہن (حقیقی بہن، ماں شریک بہن، باپ شریک بہن)، پھوپھی (والد کی بہن خواہ سگی ہوں یا سوتیلی)، خالہ (ماں کی بہن خواہ سگی ہوں یا سوتیلی)، بھتیجی (بھائی کی بیٹی خواہ سگی ہوں یا سوتیلی)، بھانجی (بہن کی بیٹی خواہ سگی ہوں یا سوتیلی)
- معاشرے کی سلامتی کا دار ومدار اقتصادی سلامتی پر۔ لوگوں کے اموال شرعاً ناجائز اور ممنوع طریقے سے کھانے (تصرف میں لینے) کی ممانعت (اس میں چوری، ڈاکہ، غصب، خیانت، رشوت، سود، قمار، جوا جیسے سب چیزیں شامل ہیں) باطل اور ناجائز طریقوں سے مراد کاروبار، تجارت اور لین دین کے وہ طریقے ہیں جن میں معاملہ کے دونوں فریقوں کی حقیقی رضامندی یکساں طور پر نہیں پائی جاتی بلکہ اس میں ایک کا مفاد محفوظ ہوتا ہے
- خاندانی زندگی کی تنظیم اور شیرازہ بندی، ریاست، معاشروں سے وجود میں آتی ہے اور معاشرہ، خاندانوں سے مرکب ہے اس لیے خاندان کسی معاشرے اور ریاست کی بنیادی اینٹ ہے، اس لیے یہ انتہائی اہم ہے کہ ریاست و معاشرے کی پہلی اینٹ ہی صحیح طریقے سے رکھی جائے اللہ تعالیٰ نے گھر کے اس ادارے کو بہت زیادہ اہمیت دی ہے اور قرآن مجید میں اس سے متعلق متعدد خصوصی احکامات صادر فرمائے۔ان میں ایک نمایاں ترین یہ حکم کہ گھر کے اس ادارے کا ایک منتظم، سرپرست، نگران اور محافظ ہو گا جسے یہاں قوام کہا گیا
- یتیموں کے حقوق کی نگہداشت۔ان سے حسن سلوک کی تاکید، ان کا مال کھانے کی شدید مذمت اور سخت وعید
- ہر رسول اپنی امت پر گواہی دے گا۔ شہادت علی الناس کے موضوع پر قرآن مجید کی اہم ترین آیات میں (فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا) جب نبی اکرم ﷺ کے سامنے قرآن کی تلاوت کی گئی اور جب یہ آیت پڑھی گئی تو آپ ﷺ پر رقت طاری ہو گئی اور آنسوؤں سے آپ ﷺ کی داڑھی مبارک بھیگ گئی
- اہل کتاب کو خطاب - ان کی گمراہی کا بیان، ان کی اوہام پرستی کا ذکر، ان کے ان اعمال اور کرتوں کا ذکر جن کی بنیاد پر انہوں نے ہدایت کی شاہراہ گم کردی اور ضلالت و گمراہی کی پگڈنڈیوں پر چل پڑے اور شرک میں مبتلا ہوگئے، ان وجوہات کا ذکر جن کی بنیاد پر اللہ نے ان پر لعنت کی
- طلاق۔مہر۔عدت۔ نکاح کے مسائل، تعدد ازواج کی صورت میں عدل کی شرط
- اسلامی کے نظمِ اجتماعی کے تقاضوں کا ذکر۔ آیت ۵۸-۵۹، رعایا اور حکومت کے حقوق وفرائض، جس میں اسلام کا سیاسی، قانونی اور دستوری نظام کے بنیادی اصول کا ذکر۔ یہ پوری اسلامی ریاست کا نقشہ (Blue Point) ہے، انتظامیہ(Administration)، عدلیہ(Judiciary)، اور مقننہ (Legislature) پر مشتمل ہوتی ہے ان دو آیات میں اسلام کا سیاسی، قانونی، دستوری نظام بیان کیا گیا ہے (إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا (۵۸)، يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ ۵۹
- اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت۔اسلام کے مذہبی، تمدنی اور سیاسی نظام کی بنیاد اور اسلامی ریاست کے دستور کی اولین دفعہ (جس کی حیثیت دائمی ہے)،

- امانتیں اہل امانت کے سپرد کرنے کا حکم۔ ان امانتوں کا اطلاق محض کسی کے پاس رکھی ہوئی چیز کو جوں کا توں واپس کر دینے سے کہیں وسیع تر ہے، اس میں وہ تمام حقوق وفرائض، خواہ حقوق اللہ سے ہوں یا حقوق العباد سے انفرادی ہوں یا اجتماعی نوعیت کے، تمام عائلی حقوق وفرائض، تمام معاشرتی حقوق وفرائض، تمام تمدنی حقوق وفرائض، تمام سیاسی حقوق وفرائض، تمام حکومتی حقوق وفرائض، تمام قومی حقوق وفرائض اور ذمہ داری کے تمام مناصب، مذہبی پیشوائی اور قومی سرداری کے مرتبے (Positions of trust) سب اس میں شامل ہیں

قومی اور حکومتی مناصب پر بددیانت، جھوٹے، بدکردار، خائن، اسلامی طرزِ حیات سے دور کی زندگی گذارنے والے افراد کو چننے کے لیے اپنی رائے دینا نہ صرف امانت میں خیانت ہے بلکہ یہ جھوٹ کی گواہی بھی ہے (جسے حدیثِ مبارک میں شرک کے بعد کا کبیرہ گناہ بتایا گیا ہے

- اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے، انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ ہوں گے
- منافقین کو پہچاننے کی ہدایت — نازک اور خطرناک حالات میں مسلمانوں کی صفوں میں انتہائی اتحاد و اتفاق، ہم آہنگی، ایمان و عمل میں کامل موافقت اور انتہائی یک سوئی کی ضرورت ہے، اپنی صفوں کا جائزہ لیں، ہوشیار رہیں ، منافقین کے مختلف طرزِ عمل پر ان کی سرزنش، اہل نفاق کی دعوں کی حقیقت، جہاد سے اعراض پر منافقین پر گرفت، نفاق اور اہل نفاق کی اصل بیماری کا سبب - حبِ دنیا (اور ان کی مزید علامات و خصوصیات بتائی گئیں)
- جہاد کی غایت - مال و متال، مقام و مرتبہ، طبعی وسائل اور دوسرے ممالک کے خام مال پر قبضہ نہیں ہے اور نہ ہی منڈیاں تلاش کرنے یا عقیدہ اور سیاست ٹھونسنے کیلئے ہے بلکہ صرف اصول فضیلت و ایمان کی نشر و اشاعت اور محکوم، ستم رسیدہ مردوں، عورتوں اور محروم و مظلوم بچوں کے دفاع کے لیے ہے (جہاد کا حکم اور فضیلت بھی)
- اللہ نے جہاد کے لیے حالات سخت نامساعد ہونے کے باوجود اپنے رسولؐ کو تنہا نکلنے کا حکم دیا، اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ، پیغمبر اکرم ﷺ کے فرائض میں سے پیغمبر اکرم ﷺ کا فریضہ کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ کریں خواہ بقدر کفایت ساتھی و مجاہد نہ بھی ہوں (آیت ۸۴)
- مسلمان معاشرے میں امن عامہ کی خبروں کی اہمیت - کوئی ایسی بات جو معاشرے/اسلامی اجتماعیت/ملک و قوم کی سلامتی سے متعلق ہو اس کو عام پھیلانے کی بجائے حکومت/اسلامی نظم/ مسلمانوں کے امور کے ذمہ داران (ارباب حل و عقد) یا متعلقہ اداروں تک فی الفور پہنچایا جائے) افواہ سازی کی سخت حوصلہ شکنی کی جائے
- عمل اور حسن کردار کی بنیاد پر شناخت میں مرد اور عورت میں کوئی فرق نہیں (وَمَنۡ يَّعۡمَلۡ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنۡ ذَكَرٍ اَوۡ اُنۡثٰى وَهُوَ مُؤۡمِنٌ....) انسانوں کی قدر و قیمت کا معیار ان کا مرد یا عورت ہونا نہیں بلکہ ایمان اور نیک عمل ہے - عورتوں کے حقوق کا تذکرہ- عورتوں کے حقوق اور اموال کے تحفظ کے احکامات
- حالتِ جنگ میں نماز کے احکام - صلاۃ الخوف، صلاۃ القصر - نماز کے اوقات، غسل۔ تیمّم کے مسائل کا ذکر
- نظام شریعت میں احترامِ جان ومال کی بنیادی اہمیت ، مومن کے قتل عمد کی سزا دائمی جہنم ہے
- مذبذب ذہنیت کی مذمّت - وہ لوگ جو معرکہء حق و باطل میں (Neutral / undecided) رہتے ہیں ۔ متربصین - دیکھو اور پھر کچھ کرو
- شیطان کے اغوا (طریقہ واردات) - شیطان لوگوں کے مال، اوقات، کوششوں، ذہنی و جسمانی صلاحیتوں کو اللہ کے ساتھ جڑنے اور اس کے لیے وقف کرنے کی بجائے ان جگھوں پر لگانے پہ کام کرے گا جو اللہ کے ناپسندیدہ کام ہیں (اس کام کو شیطان نے انسانوں کے اغوا سے تعبیر کیا
- سب سے بہترین طرزِ زندگی - نیک اور اچھے اعمال انجام دینے کے ساتھ ساتھ اپنے تمام وجود سمیت اللہ تعالیٰ کے سامنے سر تسلیم خم کرنا اللہ کے نزدیک بہترین طرز زندگی ہے (وَمَنۡ اَحۡسَنُ دِيۡنًا مِّمَّنۡ اَسۡلَمَ وَجۡهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحۡسِنٌ...)
- نظام عدل و قسط کا قیام - اللہ تعالیٰ کا ایک واضح اور غیر مبہم حکم — (يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كُوۡنُوۡا قَوّٰمِيۡنَ بِالۡقِسۡطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ) یہ آیت قرآن کریم کی عظیم ترین آیات میں سے، جس میں اسلامی نظامِ حیات کا ایک اہم اٹل اصول بیان کیا گیا ہے- مسلمانوں کو خطاب کہ انصاف کی روش پر نہ صرف تم خود چلو، بلکہ یہ فرمایا کہ عدل و انصاف کے نظام کو قائم کرنے والے بنو، دنیا میں انصاف کے علمبردار بنو۔ (عدل اجتماعی Social Justice، پر اسلام نے جتنا زور دیا ہے بدقسمتی سے آج ہم اس سے اتنے ہی بے بہرہ ہیں) سرمایہ دار کا غریبوں کا استحصال، نظام عدل کی ناانصافیاں، محروموں کی محرومیاں، دولت کی تقسیم کا غلط نظام، غریبوں کی ایک کثیر تعداد دو وقت کی روٹی کے قابل بھی نہیں

اس سے بھی بڑا المیہ امتِ مسلمہ میں یہ ہوا کہ اللہ کے اس انتہائی اہم حکم کا تذکرہ، اس کی اہمیت اس کے نفاذ کی کوئی صدا، کوئی تحریک (امت) کی سطح پہ برپا نہیں ہے، اس کا اجتماعی شعور امت میں پیوست نہیں ہے، حتیٰ کہ جن لوگوں نے اللہ کے اس حکم کی اہمیت کو جانا، امت کو یہ بھولا سبق یاد کرانے کی کوشش کی وہ اس امت میں اجنبی ٹھہرے